2 ایس۔سی۔آر سپریم کورٹ رپوٹس 1963

دی نیشنل سٹیل ورکس لمیٹڈ

بنام

کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی

3 مئی 1962

ایس۔کے۔داس، جے۔ایل۔کپور، اے۔کے۔سرکار، ایم۔ہدایت اللہ اور رگھوبر دیال، جسٹسز۔

انکم ٹیکس-کوانٹا ہولڈر کی جانب سے مینوفیکچرر کو فی ٹن ایک خاص رائلٹی پر سٹیل فراہم کرنے کا معاہدہ-رائلٹی کے بدلے ایک رقم کی وصولی-وصول شدہ رقم کا تخمینہ-اگر قانون کے مطابق سرمایہ کاری رسید اور آمدنی کی وصولی-فرق-انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922، (11 آف 1922)، دفعہ (2)66A۔

ٹیکس دہندگان کمپنی حکومت سے کوئلہ اور اسٹیل کا کوٹہ وصول کر رہی تھی لیکن اس کی کوئی فیکٹری نہیں تھی۔اس نے ایک ایسے شخص کے ساتھ شراکت داری کی جس کے پاس فیکٹری تھی لیکن کوئی کوٹہ نہیں تھا۔مؤخر الذکر نے کوٹہ کے تحت فرم کو فراہم کردہ اسٹیل کے فی ٹن 50 روپے کی رائلٹی ادا کرنے پر اتفاق کیا۔چند سال بعد اس معاہدے میں ترمیم کی گئی اور ٹیکس دہندگان نے رائلٹی معاف کرنے پر غور کرتے ہوئے 60,000 روپے وصول کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔

ٹیکس دہندگان پر انکم ٹیکس کا اندازہ لگانے میں انکم ٹیکس افسر نے 60 ہزار روپے کی رقم ٹیکس میں شامل کی۔جب یہ معاملہ ہائی کورٹ میں گیا، تو اس عدالت نے کہا کہ یہ رقم ایک ریونیو رسید تھی، اور اس لئے ٹیکس کے قابل ہے۔اس عدالت میں اپیل پر،

منعقد: عدالت نے کہا کہ 60 ہزار روپے کی رقم ٹیکس دہندگان کی کمپنی کے سرمائے کے منافع کی نمائندگی کرتی ہے کیونکہ اس نے اسٹیل کی منتقلی یا فروخت کی تھی جو ٹیکس دہندگان کی کمپنی نے اس کو دیے گئے کوٹہ کے تحت دیے گئے اختیارات کے تحت خریدا تھا۔ٹیکس دہندگان کی کمپنی نے سامان اپنے نام سے خریدا اور انہیں شراکت داری تک پہنچایا۔60,000 روپے کی رقم اس منافع کی سرمایہ دارانہ قیمت کی نمائندگی کرتی ہے جو ٹیکس دہندگان کمپنی کو کوٹے کے تحت موجود تمام اسٹیل خالص قیمت پر فراہم کرنے پر حاصل ہونا تھا۔

کوٹے کا کوئی حق خود منتقل نہیں کیا گیا تھا اور اس لیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسٹیل کے کوٹے میں حقوق کی منتقلی کے بدلے 60 ہزار روپے کی رقم ادا کی گئی۔ پارٹنرشپ اکاؤنٹ سے رائلٹی معاف کرنے پر غور کرتے ہوئے رقم کو خیر سگالی کے طور پر بیان کرنے سے رقم کی اصل نوعیت کا پتہ نہیں چلتا ہے۔ رائلٹی معاف کرنے میں خیر سگالی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 544 آف 1961۔

1958 کے انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 58 میں بمبئی ہائی کورٹ کے یکم جولائی 1959 کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل۔

سی۔ بی۔ اگروال، اے۔ ڈی۔ ماتھر، کے۔ پی۔ گپتا، درخواست گزار کے لیے۔

مدعاعلیہ کی طرف سے کے۔ این۔ راجا گوپال شاستری اور ڈی۔ گپتا۔

3 مئی 1962: عدالت کا فیصلہ

رگھوبر دیال، جسٹس: یہ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ (2)66A کے تحت اپیل ہے۔

درخواست گزار، نیشنل اسٹیل ورکس لمیٹڈ، بمبئی، ایک محدود ذمہ داری والی کمپنی، جسے بعد میں ٹیکس دہندگان کہا جاتا ہے، ملک کی تقسیم سے پہلے ایک 'رولنگ مل' کا کاروبار کرتی تھی جو اب پاکستان میں ہے۔ یہ اسٹیل رولنگ ملز ایسوسی ایشن آف انڈیا کا رکن تھا اور اس طرح حکومت ہند سے کوئلہ اور اسٹیل کا کوٹہ حاصل کر رہا تھا۔ تقسیم ہند کے بعد اس کا رجسٹرڈ دفتر بمبئی منتقل کر دیا گیا۔ رولنگ مل کا کاروبار کرنے کے لئے اس کی کوئی فیکٹری نہیں تھی۔ اگرچہ ممکنہ طور پر کوئلے اور اسٹیل کا کوٹہ حاصل کرنے کا حق دار نہیں تھا، لیکن اس نے اسٹیل رولنگ ملز ایسوسی ایشن آف انڈیا کی اپنی رکنیت جاری رکھی اور کوئلہ اور اسٹیل کا کوٹہ حاصل کرنا جاری رکھا۔ اس طرح حاصل ہونے والے کوئلے اور اسٹیل کو استعمال کرنے کے لئے، اس نے کے۔ پی۔ ایرانی کے ساتھ شراکت داری کی، جس نے بمبئی میں نیو ایرا آئرن اینڈ اسٹیل ورکس کے نام سے ایک فیکٹری قائم کی تھی لیکن اس میں اسٹیل اور کوئلے کا کوئی کوٹہ نہیں تھا۔ 29 ستمبر 1948 کو ایرانی اور ٹیکس دہندگان کے درمیان ہونے والے شراکت داری کے معاہدے میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ یہ شراکت داری اس وقت تک جاری رہے گی جب تک ہندوستان ڈومینین میں اسٹیل سے متعلق کوٹہ سسٹم جاری رہے گا یا فیکٹری کے احاطے کی لیز کی میعاد ختم ہونے تک، اور فرم کے سرمائے کو شراکت دار مساوی حصص میں سبسکرائب کریں گے۔ اس معاہدے کے پیراگراف 12 اور 13 اہمیت کے حامل ہیں اور ذیل میں حوالہ دیئے گئے ہیں:

.12 مذکورہ جناب ایرانی کو شراکت داری میں شراکت دار کے طور پر لینے والی کمپنی کو مدنظر رکھتے

ہوئے اس بات پر اتفاق کیا گیا ہے کہ اسٹیل ری رولنگ ملز ایسوسی ایشن آف انڈیا، کلکتہ یا آئرن اینڈ اسٹیل کنٹرولر، کلکتہ کے ذریعے کمپنی سے ملنے والے تمام اسٹیل پر 50 روپے فی ٹن کی رقم ہر ماہ حساب کی جانے والی اس شراکت داری کے ذریعے کمپنی کو ادا کی جائے گی۔ اور پارٹنرشپ کے کاروبار سے منسلک دیگر تمام اخراجات میں کٹوتی کے بعد پارٹنرشپ کا خالص منافع اور موجودہ قرضوں پر سود، اگر کوئی ہو، مساوی حصص میں شراکت داروں کو ادا کیا جائے گا۔

13. سٹیل اور کوئلے کا وہ تمام کوٹہ جو کمپنی کو آئرن اینڈ اسٹیل کنٹرولر، حکومت ہند اور صوبائی آئرن اینڈ اسٹیل کنٹرولر، بمبئی یا اسٹیل ری رولنگ ملز ایسوسی ایشن آف انڈیا، کلکتہ یا کسی اور ادارے سے کوٹہ سسٹم کے تحت مل سکتا ہے، جو بمبئی میں کمپنی کی اسٹیل ری رولنگ ملز کے لئے وقتاً فوقتاً نافذ العمل ہوسکتا ہے، صرف ان مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ شراکت داری کے کاروبار کے بارے میں جو اس کے لئے ادائیگی کرے گا۔

اس کے بعد، 1954 میں، ٹیکس دہندگان اور ایرانی نے ایک معاہدہ کیا جس کے تحت 29 ستمبر 1954 کے معاہدے کی شرائط میں ترمیم کی گئی۔ شق 12 میں ترامیم اہم ہیں اور ان کا حوالہ ذیل میں دیا گیا ہے:

اس بات پر اتفاق کیا جاتا ہے کہ 29.9.48 کے شراکت داری معاہدے کی شق 12 کے تحت 50 روپے فی ٹن طے شدہ رائلٹی کو یکم اکتوبر 1953 سے کم کیا جائے گا۔

(a) سیمی اور کامل بلٹ کے علاوہ 30.6.54 تک حاصل ہونے والے تمام رول ایبل مواد پر 1/10/53 سے 25 روپے فی ٹن رائلٹی وصول کی جائے گی جس پر 30/6/54 تک حاصل ہونے والے تمام مذکورہ مواد پر 10 روپے فی ٹن رائلٹی وصول کی جائے گی۔

(b) اسٹیل ری رولنگ ملز ایسوسی ایشن آف انڈیا، کلکتہ کو ادا کیے جانے والے سیس چارجز شراکت داری کے ذریعے اس شراکت داری کے ذریعے ادا کیے جائیں گے۔

(c) جناب کے آر ایرانی 30.5.54 کے بعد حاصل ہونے والے ری رول ایبل اسکریپ مواد کے حوالے سے پارٹنرشپ اکاؤنٹ سے رائلٹی معاف کرنے پر غور کرتے ہوئے 60,000 روپے کی ایک رقم ادا کرنے پر رضامند ہیں۔

(d) جناب کے آر ایرانی اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ 60,000 روپئے کی مذکورہ رقم ان کے کیپٹل اکاؤنٹ میں شراکت داری کی کتابوں میں ڈیبٹ کی جائے اور یکم جولائی 1954ء سے 6 فیصد

سالانہ سود ادا کیا جائے۔

(e) 30 جون 1954ء کے بعد کمپنی کی جانب سے شراکت داری سے حاصل ہونے والے کسی بھی قسم کے رول ایبل مواد پر کوئی رائلٹی وصول نہیں کی جائے گی۔

(f) شراکت داری کمپنی کو 1 / 10 / 53 سے شراکت داری کے قیام تک دفتری الاؤنس کے طور پر 500 روپے ماہانہ ادا کرے گی۔

ٹیکس دہندگان پر انکم ٹیکس کا تخمینہ لگانے کے لئے انکم ٹیکس افسر نے معاہدے کے ترمیم شدہ پیراگراف 12 کی ذیلی شق (ڈی) میں مذکور 60,000 روپے کی رقم کو ٹیکس میں شامل کیا۔ ٹیکس دہندگان کی اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کو کی گئی اپیل ناکام ہوگئی اور اسی طرح انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل میں بھی اس کی اپیل ناکام ہوگئی۔ ٹیکس دہندگان کی درخواست پر انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل نے ہائی کورٹ میں اس سوال کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک مقدمہ دائر کیا کہ آیا ٹیکس دہندہ کمپنی کو ایرانی سے وصول ہونے والی 60,000 روپے کی رقم ریونیو رسید ہے اور انکم ٹیکس کے لئے ذمہ دار ہے۔ ہائی کورٹ نے فیصلہ کیا کہ یہ ایک ریونیو رسید ہے اور ٹیکس کے لئے ذمہ دار ہے۔ اس حکم کے خلاف ہائی کورٹ سے فٹنس کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے بعد یہ اپیل دائر کی گئی ہے۔

درخواست گزار کی دلیل یہ ہے کہ ایرانی نے 60,000 روپے کی رقم ٹیکس دہندگان کمپنی کو ادا کی تھی کیونکہ شراکت داری کو اس کوٹے کے تحت حقوق مل رہے تھے جو ٹیکس دہندگان کمپنی کے پاس تھے اور اس وجہ سے یہ رقم ریونیو رسید کی بجائے سرمائے کی وصولی کی نمائندگی کرتی ہے۔ ہم متفق نہیں ہیں۔

کیس کے بیان میں بیان کردہ حقائق سے یہ واضح ہے کہ یہ رقم ٹیکس دہندگان کمپنی کے اکاؤنٹ پر سرمایہ کاری منافع کی نمائندگی کرتی ہے جو اس کو دیئے گئے کوٹہ کے ذریعہ دیئے گئے اختیار کے تحت خریدی گئی ہے۔ یہ ٹیکس دہندگان کی کمپنی ہے جو اپنے نام سے سامان خریدتی ہے اور انہیں لاگت کی قیمت پر شراکت داری تک پہنچاتی ہے۔ 1948 کے اصل معاہدے کے تحت یہ شراکت داری ٹیکس دہندگان کمپنی سے حاصل ہونے والے تمام اسٹیل پر 50 روپے فی ٹن ادا کرنا تھی۔ لہٰذا واضح طور پر 50 روپے فی ٹن کی رقم اس منافع کی نمائندگی کرتی ہے جو ٹیکس دہندگان کمپنی کو شراکت داری سے فی ٹن مل رہا تھا۔ ترمیم شدہ معاہدے کی شرائط کے تحت 30 جون 1954 کے بعد اس سے حاصل ہونے والے اسٹیل کے لیے ٹیکس دہندہ کمپنی کو ایسا کوئی منافع ادا نہیں کرنا تھا اور اسے ایک ساتھ 60 ہزار روپے وصول کرنے تھے۔ لہذا، یہ رقم منافع کی سرمایہ کاری کی قیمت کی نمائندگی کرتی ہے۔ ٹیکس دہندہ کمپنی کو اپنے کوٹے کے تحت حاصل ہونے والے تمام اسٹیل کو خالص قیمت پر فراہم کرنا تھا۔ کوٹے کا کوئی حق خود ایرانی یا معاہدے کے تحت شراکت داری کو منتقل نہیں کیا گیا

ہے اور اس لئے اس بات پر غور کرنے کی کوئی بنیاد نہیں ہوسکتی ہے کہ 60,000 روپے کی یہ رقم ایرانی یا پارٹنرشپ کو اسٹیل کے کوٹے میں حقوق کی منتقلی کے بدلے ادا کی گئی تھی۔ 30 جون 1954 کے بعد وصول ہونے والے ری رول ایبل اسکریپ مواد کے کوٹے پر پارٹنرشپ اکاؤنٹ سے رائلٹی معاف کرنے کے پیش نظر اس رقم کو خیر سگالی کے طور پر بیان کرنا اس رقم کی اصل نوعیت کو ظاہر نہیں کرتا ہے اور حقیقت میں ایک ایسا اظہار ہے جس کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ رائلٹی معاف کرنے میں خیر سگالی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

لہٰذا ہماری رائے ہے کہ ہائی کورٹ اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ 60 ہزار روپے کی رقم محصولات کی وصولی تھی اور اس پر ٹیکس عائد کیا جاسکتا ہے۔ ہم اس کے مطابق اخراجات کے ساتھ اپیل کو مسترد کرتے ہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
I attest to the accuracy and authenticity of this document

12.06.24